

# احادیث فضائل قربانی، جرح و تعدیل کے میزان پر

بقلم: عبداللہ عبدالرشید، کولکاتا

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم، اما بعد۔

یقیناً اللہ رب العالمین کے نزدیک ماہ ذی الحجہ میں جانور کی قربانی کا عمل بہت محبوب ہے چنانچہ فرمان عالی شان ہے: فصل لربك وانحر ﴿الکوثر: ۲﴾۔ یعنی اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ اور اسکی عظمت و فضیلت کیلئے یہی کافی ہے کہ یہ ہمارے نبی ﷺ کی عظیم سنتوں میں سے ہے اور آپ نے اسے بڑے اہتمام کے ساتھ خود بھی انجام دیا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اسکی تاکید و تلقین فرمائی ہے، نیز ارشاد فرمایا: ان أعظم الأيام عند الله تبارك و تعالى يوم النحر۔ ﴿رواہ أبو داؤد فی سننہ و غیرہ و صححہ الالبانی و شعب الأرنؤوط و غیرہما﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن ہے۔

لیکن ہمارے درمیان قربانی کی فضیلت کے سلسلے میں ثابت شدہ احادیث کے ساتھ ساتھ چند ایسی احادیث بھی مشہور ہو گئیں ہیں جو اصول حدیث کی رو سے ثابت ہی نہیں۔ اور افسوس تو تب ہوتا ہے جب عوام تو عوام، علماء و مبلغین حضرات بھی ان روایات کو، عمدتاً سہواً، نبی ﷺ کی جانب منسوب کرتے نظر آتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے (منسوب کر کے) کوئی ایسی بات بیان کی جسکے بارے میں اسکا خیال ہو کہ یہ جھوٹ ہے، تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے (صحیح مسلم)۔ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ اس حدیث پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں کہ: اس حدیث کا مخاطب ہر وہ شخص ہے جسے اس بات میں ذرا بھی شک ہو کہ وہ جس بات کو بیان کر رہا وہ صحیح ہے یا نہیں (یعنی قطعی طور پر بات کے جھوٹ ہونے کا یقین نہ ہو)، کیونکہ نبی ﷺ نے یہ نہیں کہا کہ جسے یقین ہو کہ بات جھوٹ ہی ہے (تب ہی وہ جھوٹا قرار پائیگا) بلکہ آپ ﷺ نے کہا کہ جس کا صرف یہ خیال ہی ہو (کہ بات جھوٹ بھی ہو سکتی ہے تو بھی وہ جھوٹا قرار پائیگا) ﴿الصارم المنکی فی الرد علی السبکی لابن عبدالہادی، المتوفی ۵۷۴۴: ج-۱، ص-۷۷﴾۔ اور جو یقینی طور پر جھوٹی بات آپ ﷺ کی جانب منسوب کرے اس کے متعلق آپ ﷺ کے سخت کلمات یہ ہیں: من يقل علی ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار ﴿صحیح البخاری- ۱۰۹﴾ ترجمہ: جس نے مجھ سے منسوب کر کے کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر لے (یعنی اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے)۔

لہذا اس تمہید سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ غیر ثابت شدہ روایات کا بیان کرنا کسی بھی صورت میں درست نہیں (حتی کہ فضائل میں بھی نہیں، یہی محتاط موقف ہے۔ واللہ اعلم) الا یہ کہ تنبیہاً ہو۔ اب آئیے ذرا ہم ان مشہور روایات کی مختصر تحقیق پیش کریں جو جرح و تعدیل کے میزان پر کھری نہیں اترتیں۔

پہلی حدیث: قال الامام ابن ماجة: حدثنا عبدالرحمن بن ابراهيم الدمشقي ، قال حدثنا عبدالله بن نافع ، قال حدثني ابو المثنى ، عن هشام بن عروة ، عن ابيه ، عن عائشة رضى الله عنها ان النبي ﷺ قال: ما عمل ابن آدم يوم النحر عملا احب الى الله عزوجل من هراقة دم وانه ليأتى يوم القيامة بقرونها و أظلافها و أشعارها وان الدم ليقع من الله عزوجل بمكان قبل ان يقع على الارض، فطيبوا بها نفساً ﴿ أخرجه الترمذی واللفظ له وابن ماجة والحاكم فى المستدرک وغيرهم﴾

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جو اللہ کو خون بہانے (جانور کی قربانی) سے زیادہ محبوب ہو۔ وہ (جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں، گھروں اور بالوں سمیت آئے گا (یعنی نیکی کے پلڑے میں رکھا جائے گا)۔ جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے یہاں (قبولیت کا) مقام حاصل کر لیتا ہے، لہذا خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔

تحقیق: یہ حدیث انقطاع اور ارسال وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ چنانچہ :

۱۔ امام الترمذی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے امام البخاری (المتوفی ۲۵۶ھ) سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث مرسل ہے اور (سند میں موجود) ابو المثنیٰ نے هشام بن عروہ سے یہ (حدیث) نہیں سنی ﴿العلل الكبير للترمذی : ج. ۱، ص. ۲۴۴، رقم الحديث. ۴۴۱﴾

۲۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی ۳۵۴ھ) نے اس روایت کو کتاب المجروحین میں ذکر کیا ہے جس میں وہ مجروح روایات ہی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی واضح ہے، مزید یہ کہ امام ابن القیسرانی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۰۷ھ) اسی حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اور ابو المثنیٰ روایات میں ثقہ راویوں کی مخالفت کیا کرتا ہے، لہذا اس کو حجت بنانا جائز نہیں۔ ﴿تذكرة الحفاظ لابن القيسرانی: ج. ۱، ص. ۲۸۵، رقم الحديث. ۷۱۰﴾

۳۔ امام البغوی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۱۶ھ) نے اس حدیث کو ذکر کر کے کہا: امام ابو حاتم نے ابو المثنیٰ کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ ﴿شرح السنة للبغوی : ج. ۴، ص. ۳۴۳﴾

۴۔ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۹۷ھ) اس حدیث کو ھذا حدیث لا یصح (یعنی یہ حدیث صحیح نہیں) قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: امام یحییٰ نے عبداللہ بن نافع (اسکی سند میں موجود) کے بارے میں کہا: ھولیس بشی ء، امام نسائی نے کہا: متروک ، امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث اور امام ابن حبان نے کہا کہ اسکی روایات قابل حجت نہیں ہیں۔ ﴿العلل المنتاہیة فی الاحادیث الواہیة بتحقیق ارشاد الحق الاثری : ج. ۲، ص. ۷۹، رقم الحديث. ۹۳۷﴾

۵۔ محدث العصر العلامة الالبانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۲۰ھ) نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ﴿سلسلة الاحادیث الضعیفة: رقم

دوسری حدیث: قال الامام ابن ماجه: حدثنا محمد بن خلف العسقلاني ، قال حدثنا آدم بن ابي اياس ، قال حدثنا سلام بن مسكين ، قال حدثنا عائذ الله ، عن ابي داؤد ، عن زيد بن ارقم ، قال: قال اصحاب رسول الله ﷺ: يا رسول الله ﷺ ماهذه الاضاحي ؟ قال: سنة ابيكم ابراهيم، قالوا: فما لنا فيها يا رسول الله ؟ قال : بكل شعرة حسنة، قالوا فالصفوف ؟ قال: بكل شعرة من الصفوف حسنة ﴿ أخرجه ابن ماجه في سننه واللفظ له والحاكم في المستدرک ﴾۔

ترجمہ: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے رسول ﷺ سے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، صحابہ نے پوچھا کہ اس میں ہمارے لئے کیا (اجر و ثواب) ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے، اُن لوگوں نے کہا اور اون (کے بدلے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا اون کے بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔

**تحقیق:۔** یہ حدیث سخت ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ چنانچہ:

۱۔ امام الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) کہتے ہیں عائذ اللہ (سند میں موجود) کو امام ابو حاتم نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

﴿ تعلیق الذہبی علی المستدرک للحاکم: رقم الحدیث۔ ۳۴۶۷ ﴾

۲۔ امام المنذری رحمہ اللہ (المتوفی ۶۵۶ھ) نے حافظ ابن حجر (المتوفی ۸۵۲ھ) کے حوالے سے اس سند کو واہیة (واہیات) قرار دیا

ہے۔ ﴿ دیکھئے: ضعیف الترغیب والترہیب للمنذری بتحقیق الالبانی: رقم الحدیث۔ ۶۷۲ ﴾

۳۔ امام البوصیری رحمہ اللہ (المتوفی ۸۴۰ھ) نے ابو داؤد السبیعی (سند میں موجود) کو متروک کہا نیز امام البخاری کے حوالے سے

عائذ اللہ کی حدیث کو غیر صحیح قرار دیا ہے۔ ﴿ مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه: ج۔ ۳، ص۔ ۳۲۲، رقم الحدیث۔ ۱۰۹۱ ﴾

۴۔ اسکے علاوہ امام ابن القیسرانی نے تذکرۃ الحفاظ (ج۔ ۱، ص۔ ۲۲۹، رقم الحدیث۔ ۵۵۴) میں امام یحییٰ ابن معین کے حوالے سے

ابو داؤد السبیعی کو غیر ثقہ قرار دیا ہے ، نیز امام ابن حبان نے کتاب المجرحین (ج۔ ۳، ص۔ ۵، رقم۔ ۱۱۱۸) میں اسے ثقہ راویوں

سے وہم کی وجہ سے جھوٹی چیزیں بیان کرنے والا گردانا ہے اور اس سے حجت پکڑنا ناجائز قرار دیا ہے (مزید دیکھئے: البدیع المنیر لابن الملقن :

ج۔ ۹، ص۔ ۲۷۶)۔ اسی طرح امام النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ) نے متروک کہا، اما الدارقطنی (المتوفی ۳۸۵ھ) نے متروک الحدیث

کہا اور امام ابو ذر (المتوفی ۲۶۴ھ) نے اسے لم یکن بشیء قرار دیا ہے۔ ﴿ دیکھئے: میزان الاعتدال للذہبی:

ج۔ ۴، ص۔ ۲۷۲، رقم۔ ۹۱۱۵ ﴾

۵۔ انہی وجوہات کی بنا پر علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ ﴿ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: رقم الحدیث۔ ۵۲۷ ﴾

تیسری حدیث: قال الامام الحاکم: اخبرنا ابوبکر بن اسحاق الفقیہ ، ثنا اسماعیل بن قتیبہ ، ثنا ابوبکر بن

ابی شیبہ ، ثنا النضر بن اسماعیل البجلي ، ثنا ابو حمزة الثمالی ، عن سعید بن جبیر ، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال : يا فاطمة قومي الى اضحيتك فاشهديها فان لك بكل قطرة تقطر من دمها ان يغفر لك ما سلف من ذنوبك. قالت يا رسول الله ﷺ اننا خاصة آل البيت اولنا وللمسلمين ، قال : بل لنا وللمسلمين ﴿ أخرجه الحاكم في المستدرک ولفظ له والطبرانی فی الأوسط و الكبير وغيرهما بالالفاظ المختلفة ﴾۔

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی (کے جانور) کی طرف کھڑی ہو جا اور اسکی طرف متوجہ ہو جا، بیشک اسکے خون کے ہر قطرے کے بدلے تیرے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے، انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ (فضیلت) صرف ہم اہل بیت کے لئے ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے؟ تو آپ ﷺ نے کہا یہ فضیلت ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

تحقیق:۔ یہ روایت سخت ضعیف اور منکر (جو ضعیف کے ساتھ ساتھ صحیح احادیث کے خلاف بھی ہو) ہے۔ چنانچہ:

۱۔ امام العقلی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۲۲ھ) نے اس روایت کو اپنی سند سے کتاب الضعفاء (ج۔ ۲، ص۔ ۳۷) میں ذکر کیا ہے اور (اُس سند میں موجود) داؤد بن عبد الحمید الکوفی کی روایات کو غیر متابع (جسکی کسی نے متابعت نہیں کی) قرار دیا ہے۔

۲۔ امام ابن ابی حاتم (المتوفی ۳۲۷ھ) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس روایت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: ہُو حدیث منکر یعنی یہ تو منکر حدیث ہے۔ ﴿ علل الحديث لابن أبي حاتم: ج۔ ۴، ص۔ ۴۹۶، رقم۔ ۱۵۹۷ ﴾

۳۔ امام الذہبی رحمہ اللہ نے اسکے ایک راوی ابو حمزہ الثمالی کو ضعیف جدا اور امام البیہقی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ) نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ﴿ تعلیق الذہبی علی المستدرک للحاکم: رقم الحديث۔ ۷۵۲۴ ، مجمع الزوائد: ج۔ ۴، ص۔ ۱۷، رقم الحديث۔ ۵۹۳۳ ﴾

۴۔ اور اسی بنیاد پر شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو منکر لکھا ہے۔ ﴿ سلسلة الاحاديث الضعيفة: رقم الحديث۔ ۵۲۸ ﴾

چوتھی حدیث: قال الامام الطبرانی : حدثنا احمد بن محمد النخعي القاضي الكوفي ، ثنا عمار بن ابی مالک الجنبی ، ثنا ابو داؤد النخعي ، عن عبد الله بن حسن بن علي ، عن ابيه ، عن جده رضی اللہ عنہ ، قال قال رسول اللہ ﷺ : من ضحى طيبة بها نفسه محتسباً لأضحيته كانت له حجابا من النار ﴿ أخرجه الطبرانی فی الكبير ﴾

ترجمہ: حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خوش دلی اور اپنی قربانی پر ثواب کی نیت رکھتے ہوئے قربانی کی تو وہ اسکے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بن جائے گا۔

تحقیق:۔ یہ روایت موضوع ہے۔ چنانچہ:

۱۔ امام ایشی رحمہ اللہ اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۵۰ھ) نے ابو داؤد سلیمان بن عمرو النخعی (سند میں موجود راوی) کو کذاب قرار دیا ہے۔ ﴿مجمع الزوائد: ج۔ ۴، ص۔ ۱۷، رقم الحديث: ۵۹۳۷، نیل الأوطار: ج۔ ۵، ص۔ ۱۲۹﴾

۲۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ابو داؤد سلیمان بن عمرو النخعی کے بارے میں کہا کہ کان یضع الحديث یعنی وہ حدیث گڑھا کرتا تھا ﴿المجروحین لابن حبان: ج۔ ۱، ص۔ ۳۳۳، رقم: ۴۱۶﴾

۳۔ لہذا علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ ﴿سلسلة الاحادیث الضعیفة: رقم الحديث: ۵۲۹﴾

پانچویں حدیث: قال الامام الطبرانی : حدثنا موسى بن زكريا ، نا عمرو بن حصين ، نا محمد بن عبد الله بن علاثة ، عن عبد الملك بن ابي غنية ، عن الحكم ، عن حنش الكنائى ، عن على رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال : يا ايها الناس ضحوا واحتسبوا بدمائها ، فان الدم وان وقع فى الأرض فانه يقع فى حرز الله جل و عز ﴿أخرجه الطبرانى فى الأوسط﴾

ترجمہ۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! قربانی کرو اور اسکے خون سے ثواب کی امید رکھو، بیشک خون زمین پر گرنے سے قبل (اسکا ثواب) اللہ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے۔

تحقیق:۔ یہ روایت بھی موضوع ہے۔ چنانچہ:

۱۔ امام الذہبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمرو بن الحصین العقیلی (سند میں موجود راوی) کو امام ابو حاتم نے ذاہب الحدیث، ابو زرعم نے واہ (واہیات) اور الدارقطنی نے متروک قرار دیا ہے۔ ﴿میزان الاعتدال للذہبی: ج۔ ۳، ص۔ ۲۵۳، رق: ۶۳۵۱﴾ اور امام ایشی رحمہ اللہ نے بھی اسے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ ﴿مجمع الزوائد: ج۔ ۴، ص۔ ۱۷، رقم الحديث: ۵۹۳۶﴾

۲۔ اور شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ ﴿سلسلة الاحادیث الضعیفة: رقم الحديث: ۵۳۰﴾

چھٹی حدیث: قال الامام محمد بن احمد بن حجر العسقلانى : ورد ان الله يعتق بكل عضو من الضحية عضوا من المضحي ﴿أخرجه ابن حجر فى تلخیص الحبير﴾

ترجمہ: روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ قربانی کے جانور کے ہر عضو کے عوض قربانی کرنے والے کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کرتا

ہے۔

تحقیق:۔ یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ چنانچہ:

۱۔ ابن حجر رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ) نے اس روایت کو غیر ثابت قرار دیتے ہوئے ابن الصلاح (المتوفی ۶۴۳ھ) کے حوالے سے نقل

کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہذا حدیث غیر معروف، ولم نجد له سنداً یثبت به یعنی یہ حدیث غیر معروف ہے اور ہمیں اسکی کوئی ایسی سند نہیں ملی جس کے ذریعہ یہ ثابت ہو سکے۔ ﴿التلخیص الحبیر: ج-۳، ص-۳۴۳، رقم-۱۹۵۴، مزید دیکھئے :

البدر المنیر لابن الملقن: ج-۹، ص-۲۷۶﴾

ساتویں حدیث: نقله ابن الملقن: عن رسول الله ﷺ انه قال: عظموا أضحياكم فانها على الصراط مطاياكم ﴿البدر المنیر﴾

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قربانی (کے جانوروں) کی تعظیم کرو کیونکہ یہ پل صراط پر تمہاری سواری ہوں گی۔

تحقیق:۔ یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ چنانچہ:

۱۔ امام العجلونی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۶۲ھ) نے کشف الخفاء (ج-۱، ص-۱۳۸) میں اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا کہ مجھے شدید تلاش کے باوجود یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ کس نے اسکی تخریج کی ہے بلکہ ابن الصلاح رحمہ اللہ نے اسے غیر معروف اور غیر ثابت قرار دیا ہے ﴿البدر المنیر: ج-۹، ص-۲۷۳﴾

۲۔ نیز محدث العصر علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے اسکی ایک دوسری سند ذکر کر کے اس پر بھی ضعیف جدا کا حکم لگایا ہے ﴿دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: رقم الحدیث ۱۲۵۵، ۷۴﴾

۳۔ اور اسی بنیاد پر ابن العربی رحمہ اللہ نے کہا تھا: قربانی کی فضیلت میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ہے اور مذکورہ حدیث بھی انہیں غیر ثابت روایات میں سے ہے (یعنی مروجہ روایات ثابت نہیں، ورنہ فضیلت کے لئے تو نبی ﷺ کا عمل اور صحیح روایات ہی کافی ہیں) ﴿بحوالہ کشف الخفاء: ج-۱، ص-۱۳۸﴾

قارئین کرام! اس مختصر تحقیق سے اب ان روایات کے باطل ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا۔ البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قربانی کا عمل اسلام کے عظیم شعائر و عبادات میں سے ہے جس کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے نماز جیسی عبادت کے ساتھ کیا، جیسا کہ ابتداء ہی میں میں نے ذکر کیا (سورۃ الکوثر)، نیز اسکی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ ﴿الحج: ۳۷﴾ ترجمہ: اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے تاکہ وہ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھا ہے۔ اور اسکی اہمیت و فضیلت کے پیش نظر نبی ﷺ نے اس شخص پر غصے کا اظہار فرمایا جو اسکی عظمت کو نظر انداز کرتا ہو۔ چنانچہ فرمایا: مَنْ وَجَدَ سَعَةً لَّانْ يَضْحَى فَلَمْ يَضْحَ، فَلَا يَحْضُرُ مَصْلَانَا۔ ﴿رواہ الحاكم و حسنہ الالبانی فی صحیح الترغیب برقم: ۱۰۸۷﴾۔ یعنی جو شخص وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہمارے عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ لہذا لازم ہے کہ ہم ثابت شدہ روایات کو ہی قربانی کی اہمیت و فضیلت میں بیان کریں اور ضعیف و باطل باتوں کو نبی اکرم ﷺ کی جانب منسوب کرنے سے بچیں کیونکہ اسکا انجام نہایت دردناک ہے۔ رب العالمین ہمیں اسکی توفیق عطا کرے۔ آمین۔